ہیمبا قبیلہ

ایک نیم خانہ بدوش، چرواہی قبیلہ

ہیمبا ایک نیم خانہ بدوش، چرواہی قبیلہ ہے جو بنیادی طور پر شمالی نیمبیا میں رہتا ہے، کچھ آبادی جنوبی انگولا میں بھی رہتی ہے۔ وہ اپنے مخصوص سرخ اوچر باڈی پینٹ، پیچیدہ زیورات اور اپنے روایتی طرز زندگی کی پابندی کے لیے مشہور ہیں۔ ہمبا ثقافت میں ابتدائی شادیوں اور ذاتی آرائش اور حفظان صحت دونوں کے لیے مٹی اور گیدر کے استعمال، جیسے رواج شامل ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس قبیلے کے افراد بالوں کے مختلف ڈیزائن بنانے کے لیے مٹی کا استعمال کرتے ہیں۔ ان میں صدیوں سے یہ روایت چلی آ رہی ہے۔ قبیلے کی خواتین ہی نہیں بلکہ مرد بھی اپنے سر پر سرخ رنگ کی چمکدار Otjize نامی مٹی کا پیسٹ لگاتے اور پھر بالوں کو مختلف ڈیزائن دیتے ہیں۔

مٹی سے بنے یہ ڈیزائن ہفتوں بلکہ مہینوں جوں کے توں رہتے ہیں کیونکہ اس قبیلے میں نہانے کی نوبت بھی مہینوں اور سالوں بعد ہی آتی ہے۔ قبیلے کے لوگ یہ مٹی بالوں پر ہی نہیں لگاتے بلکہ اپنے جسموں پر بھی اس کا لیپ کرتے ہیں تا کہ سورج کی گرمی سے خود کو بچا سکیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس قبیلے میں یہ روایت ارتقائی طور پر در آئی ہے۔ یہ علاقہ ہمیشہ سے پانی کی شدید قلت کا شکار رہا ہے چنانچہ ان لوگوں نے مٹی کا یہ استعمال کرنا شروع کر دیا۔ یہ لوگ پانی کی بجائے اسی مٹی سے اپنے جسم کو صاف کرتے ہیں اور پہلے والی مٹی اتار کر نئی لگا لیتے ہیں۔ لباس کے معاملے میں اب اس قبیلے کے کچھ افراد عام کپڑوں میں نظر آنے لگے ہیں تاہم اکثریت اب بھی اپنے آباواجداد کی طرح چمڑے کا لباس پہنتی ہے۔

اعداد وشمار کے مطابق ہیمبا قبیلے کے افراد کی تعداد لگ بھگ 50 ہزار ہے اور اس قبیلے کے زیادہ تر لوگ پڑوسی ملک انگولا کے دریائے کونین کے پاس رہتے ہیں ان کی زبان اوجی ہیمبا ہے۔ ہیمبا قبیلے کی عورتیں اور لڑکیاں اپنے مردوں اور لڑکوں کے مقابلے میں زیادہ سخت جان اور بڑی محنت کش ہوتی ہیں اور دور دراز سے پینے کا پانی گاڑی میں لانا بھی عورتوں کی ذمہ داری ہے۔ 1980ء میں علاقے میں زبردست خشک سالی کے نتیجے میں یہ قبیلہ اپنے 90 فیصد مویشیوں سے محروم ہو گیا جس کے بعد اس قبیلے کے اکثر لوگوں نے گلہ بانی چھوڑ دی اور نقل مکانی پر مجبور ہو گئے۔ تاہم اس قبیلے کے لوگوں کے زندہ شعور کی داد دینی پڑتی ہے کہ انہوں نے ایسی حالت میں بھی اپنے تعمیری جذبہ کو برقرار رکھا۔

ہیمبا قبیلے کی جہاں بہت سی اپنی روایات ہیں وہیں ایک اہم روایت کا ذکر بہت ضروری ہے جو کہ نہایت دلچسپ اور ہم سب کے لیے موجودہ دور میں قابلِ غور بھی ہے۔ یہ روایت کچھ یوں ہے کہ ہیمبا قبیلے میں جب کوئی شخص ایسی غلطی کر لے جس سے اس کا اس کے والدین قوم قبیلے کا نام رسوا ہو جائے تو قبیلہ اس فرد کو میدان میں بٹھا کر اس کے ارد گرد دائرے میں جمع ہو جاتا ہے . پھر سب مل کر ایک گیت گاتے ہیں اور مجرم سر جھکائے زاروقطار روتا ہے، سوال یہ ذہن میں آتا ہے کہ آخر یہ گیت کونسا ہے؟

ہیمبا قبیلے میں بچے کی تاریخ پیدائش کا حساب ویسا نہیں ہوتا جیسے باقی دُنیا میں ہے۔ وہاں بچے کی تاریخ پیدائش کا حساب ماں اپنے حمل سے پہلے طے کرتی ہے۔ لڑکی کو جب ماں بننے کی خواہش ہو جائے تو وہ ایک درخت کے نیچے لیٹ کر اپنے بچے کو تصور میں لاتی ہے۔ پھر اس کیلئے ایک گیت گاتی ہے ۔ وہ گیت جس کی شاعرہ وہ خود ہوتی ہے۔ وہی گیت وہ بچے کے باپ کو لفظ بہ لفظ یاد کراتی ہے۔ حمل کے بعد گھر کی ہر عورت اس بچے کا یہ گیت یاد کرتی ہے اور جب بھی وہ اس ماں کی کوئی خدمت کرتی ہیں تو یہی گیت گاتی ہیں۔ بچے کی پیدائش پر سارا گھر یہی گیت گاتا ہے۔ قبیلہ اس بچے کے نام کے ساتھ یہ گیت بھی یاد کر لیتا ہے۔

یہی گیت اس بچے کا زندگی بھر پیچھا کرتا ہے۔ وہ جب کوئی اچھا کام کرے تو قبیلہ تالیاں بجا بجا کر اسکا گیت گاتا ہے۔ وہ بیمار ہو جائے تو مزاج پرسی میں یہی گیت گایا جاتا ہے۔ وہ جب مایوس ہو تو دوست اس کیلئے یہی گیت گاتے ہیں۔ دراصل یہ گیت اس کی پہچان بن جاتا ہے ۔اس لئے جب وہ غلطی کر بیٹھے تو قبیلہ اسے یہی گیت سناتا ہے اور مجرم اسی لئے زار و قطار روتا ہے کیونکہ اس کی ماں کی نظریں اس کی وجہ سے جھک گئیں۔ یہ ایک اچھی روایت ہے لیکن افسوس کہ ہمارے اس معاشرے کی اولاد شائد اپنی ماؤں کی لوریاں بھول چکی ہیں یا مائیں لوریاں سنانا بھول گئی ہیں؟ پتہ نہیں کیوں یہاں کوئی مجرم اب شرمندہ نہیں ہوتا اور نہ ہی غلطی کر کے خود کو مجرم سمجھتا ہے۔